سوال

(622) صاحب حج کی نیت رکھتے تھے اب وہ انتقال کر گئے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک صاحب حج کی نیت رکھتے تھے ۔ اب وہ انتقال کر گئے ہیں ۔ مرحوم کی طرف سے ان کے بھائی حج بدل کرانا چاہتے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ حج بدل کے لئے کیا یہ لازم ہے کہ ایسا ہی شخص ہو جس نے پہلے اپنے مصارف سے حج کیا ہو یا نہ ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض علماء کا خیال حدیث نبوی ﷺ کے خلاف ہے ۔ حضور ﷺ نے ایک حج بدل والے کو فرمایا تھا ۔

"حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة" (رواہ ابوداود وابن ماجہ وصححہ ابن حبان والرجح عند احمد وقفہ (بلوغ المرام)

اول تو ابوداؤد وابن ماجہ میں مرفوع بھی ہے ۔ دوم اگر بالفرض موقوف بھی ہو تو قول صحابی بعض علمائی کے خیال سے راجح ہے ۔ پس مقدم حج نائب راجح ہے ۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

حج کی ایک قسم حج بدل بھی ہے جو کسی معذور یا متوفی کی طرف سے نیابتہً کیا جاتا ہے ۔ اس کی نیت کرتے وقت لبیک کے ساتھ جس کی طرف سے حج کے لئے آیا ہے ۔ اس کا نام لینا چاہیے ۔ مثلاً ایک شخص حج کے لئے زید کی طرف سے گیا تو وہ یوں پکارے لبیک عن زید نیابۃً کسی معذور زندے کی طرف سے حج کرنا جائز ہے ۔ اسی طرح کسی مرے ہوئے کی طرف سے بھی حج بدل کرایا جا سکتا ہے ۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تھا ۔ میرا باپ بہت ہی بوڑھا ہو گیا ہے وہ سواری پر بھی چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ۔ آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اس کیطرف سے حج کرلوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کرلو (ابن ماجہ) مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس سے حج بدل کرایا جائے وہ پہلے خود اپنا فرض ادا کر چکا ہو جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے ۔

"عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شبرمة قال قریب لی قال ہل حججت قط قال لا قال فاجعل ہذہ عن نفسک ثم حج عن شبرمة" (رواہ ابن ماجہ)

''یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ لبیک پکارتے وقت کسی شخص شبرمہ نامی کی طرف سے لبیک پکار رہا ہے ۔ آپ ﷺ نے یہ

دریافت کیا کہ بھائی یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا شبرمہ میرا ایک قریبی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو نے اپنا حج ادا کیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا اپنے نفس کی طرف سے حج ادا کر پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا'' اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حج بدل وہی کرسکتا ہے۔ جو پہلے اپنا حج کرچکا ہو۔ بہت سے ائمہ اور امام شافعی وامام احمد کا یہی مذہب ہے۔ لمعات میں ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

"الامر یدل بظاہرہ علی ان النیابۃ انما یجوز بعد اداء فرض الحج والیہ ذھب جماعۃ من الائمۃ والشافعی واحمد"

یعنی امر نبوی ﷺ بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نیابت اسی کے لئے جائز ہے۔ جو اپنا فرض حج ادا کرچکا ہو۔ علامہ شوکانی نے اپنی مایہ ناز کتاب نیل الاوطار میں یہ باب منعقد کیا ہے۔ باب من حج عن غیرہ ولم یکن حج عن نفسہ یعنی جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا۔ وہ غیر کا حج بدل کرسکتا ہے کہ یا نہیں؟ اس پر آپ حدیث بالا شبرمہ والی لائے ہیں۔ اور اس پر یہ فیصلہ دیا ہے۔

"ولیس فی ہذا الباب اصح منہ" یعنی حدیث شبرمہ سے زیادہ اس باب میں اور کوئی صحیح حدیث اس باب میں وارد نہیں ہوئی ہے پھر فرماتے ہیں۔

''اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس شخص نے اپنے نفس کی طرف سے پہلے حج نہ کیا ہو وہ حج بدل کسی دوسرے کی طرف سے نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ اپنا حج کرنے کی طاقت رکھنے والا ہو۔ یا طاقت نہ رکھنے والا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے جس شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک پکارتے ہوئے سنا تھا۔ اس سے آپ نے یہ تفصیل دریافت نہیں کی۔ پس یہ بمنزلہ عموم ہے۔ اور امام شافعی وناصر کا یہی مذہب ہے۔

پس حج بدل کرنے اور کرانے والوں کو یہ سوچ سمجھ لینا چاہیے امر ضروری یہی ہے کہ حج بدل کے لئے ایسے آدمی کو تلاش کیا جائے۔ جو اپنا حج ادا کرچکا ہو تاکہ بلا شک وشبہ ادائیگی فریضہ حج ہوسکے۔ اگر کسی بغیر حج کئے ہوئے کو بھیج دیا تو حدیث بالا کے خلاف ہوگا۔ نیز حج کی قبولیت اور ادائیگی میں پورا پورا تردد بھی باقی رہے گا۔ عقلمند ایسا کام کیوں کرے جس میں کافی روپیہ خرچ ہو۔ اور قیمت میں تردد شک وشبہ ہاتھ آوے۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مولانا عاشق الہیٰ صاحب میرٹھی حنفی اپنی کتاب زیارۃ الحرمین میں صفحہ 168 پر تحریر فرماتے ہیں۔ ''بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس شخص سے کرائے جو دیندار اور مسائل سے واقف ہو۔ کہ عوام پر مسائل سے ناواقفیت کے سبب تاوان واجب ہوجاتا ہے۔ اور حج بدل ادا نہیں ہوتا۔ اور پہلے اپنا حج کرچکا ہو کہ جس نے اپنا حج نہیں کیا۔ اگرچہ صحیح روایت (شاید روات فقہی مراد ہے) کے موافق وہ حج بدل کرسکتا ہے۔ (یہ مولانا نے اپنے مسلک کے مطابق تحریر فرمایا ہے۔) اور اس پر اس سفر سے اپنا حج بھی فرض نہ ہوگا۔ مگر اختلاف سے بچنا افضل ہے۔ ''پس ایک مسلمہ حنفی عالم کے فتوے کے مطابق بھی حج بدل اسی شخص سے کرانا بہتر ہے۔ جو پہلے اپنا حج ادا کرچکا ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص790

محدث فتویٰ